معرفتِ خداوندی

(عارفانہ کلام)



محمد کامران پاشا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: معرفت خداوندی

شاعر: محمد کامران پاشا

Email: m_kamranpasha@hotmail.com

محمد کامران پاشا کی کتابوں کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے لنک:

حقیقت عشق

https://archive.org/details/haqiqat-e-ishq

معرفت خداوندی

https://archive.org/details/marifat-e-khudawandi

ویب سائٹ

https://urdupoetry.me

مکتبہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ

(انتساب)

بسم الله الرحمن الرحيم

احقر اپنی اس ناتواں کاوش کو اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا ڈاکٹر شبیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور اپنے والدین مرحومین اور ہر اس شخص کی طرف منسوب کرتا ہے جو کلمہ طیبہ

لا إله إلا الله محمد رسول الله

پر ایمان رکھتا ہے۔

(عرض مرتب)

الحمدللہ ! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے کچھ اشعار لکھنے کی توفیق ہوئی۔ ان اشعار کو لکھنے کی تحریک مجھے والدہ محترمہ (اللہ رب العزت ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کو جنت فردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔ آمین) کی شدید خواہش پر ہوئی۔ ان ہی کی خواہش کے مطابق کتابی شکل دی ہے۔

میں نے اپنی شاعری کو بے تکلف اور شاعری کی پابندیوں سے آزاد رکھا ہے کیوں کہ اس طرح میں اپنے جذبات واحساسات کو کہنے میں تنگی محسوس نہیں کرتا۔ میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ کوئی بات بھی شریعت کی حدود سے تجاوز نہ ہونے پائے۔ میری اہل علم حضرات سے دست بستہ گزارش ہے اگر کوئی بات میری کم علمی کی وجہ سے اس کتاب میں لکھی گئی ہو تو ضرور میری اصلاح فرمائیں۔

اگر کسی شاعر کو میری شاعری پڑھنے کا اتفاق ہو تو بصد احترام گزارش ہے کہ میری شاعری کو میزان پر پرکھنے کی بجائے میرے خیالات، احساسات اور جذبات کو محسوس کریں اور میری شاعری کی کوتاہیوں کو صرف نظر فرما کر اس کو نثری شاعری کے تناظر میں پڑھیں۔

آخر میں ایک بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ اشعار لکھ لینے کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ میں اپنے آپ کو شاعر شمار کرنے لگوں۔ میرا اپنے آپ کو شاعر نہ سمجھنا کسر نفسی ہر گز نہیں بلکہ میں اصل حقیقت کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ میرے دل کی ترجمانی کرتے ان الفاظ کو اگرچہ میں شاعری اور اپنے آپ کو شاعر سے تعبیر کرتا ہوں لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ شاعری کے معیار پر پورا اترتی ہو۔

اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کو میرے اور میرے مرحوم والدین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

دعاؤں کا محتاج

بندہ محمد کامران پاشا

سڈنی آسٹریلیا

(فہرست)

حمد باری تعالیٰ

ذات میں اپنے یکتا ہے

اوصاف میں اپنے یکتا ہے
جمال سے حسن کائنات
کمال میں اپنے یکتا ہے
مالک ہے تمام جہانوں کا
ملکیت میں اپنے یکتا ہے
مصور ہے سب مخلوق کا
تخلیق میں اپنے یکتا ہے
سب تعریفوں کے لائق اللہ
الٰہیت میں اپنے یکتا ہے


ألا بذكر الله تطمئن القلوب

نعت رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تقابل تیرا کوئی نہیں مثال تیری کوئی نہیں

آپ ہیں ختم الرسل آپ جیسا کوئی نہیں
نبیوں کی امامت کروانا اللہ سے ملاقات کو جانا
سفر آپ کا مثالی ہے آپ جیسا کوئی نہیں
امت کے غم خوار ہیں آپ امت کے والی ہیں
آپ شفیق ہیں کریم ہیں آپ جیسا کوئی نہیں
صاحب قرآن ہیں آپ قرآن کی تعریف ہیں
قرآن کا عملی نمونہ ہیں آپ جیسا کوئی نہیں
باتیں آپ کی حدیث ہیں عمل آپ کا سنت ہے
زندگی گزارنے کا ضابطہ ہیں آپ جیسا کوئی نہیں
ہر ادا آپ کی پیاری ہے اپنی زندگی میں لانی ہے
جان آپ پر واری ہے آپ جیسا کوئی نہیں

کیسے ہو بیاں اس زباں سے شانِ نبی

وہ ہیں سید انبیاء اور میں غلام نبی
ذکر کے جن کو بلند خود خدا کرے
ذکر کے ان کا حق امت کیسے ادا کرے
امت میں آنے کی خواہش انبیاء کریں
وہ کیسے ہوں گے کوئی تعریف کیا کرے
امت پہ ان کے احسان کوئی شمار نہیں
شفاعت جو کریں گے اس کا حساب نہیں
کرتا ہے ناز قسمت پہ اپنی کامران
وہ ہیں میرے نبی اور میں ان کا امتی

عشق الٰہی

اللہ سے محبت کا حال کیا ہے

اک عالم ہے کہ راز کیا ہے
کہتے ہو تم کہ حال سناؤں
سنانے کی تاب کہاں سے لاؤں
اسرار اتنے کہ عقل ہے حیران
یہ سب دل میں ہیں کیسے پنہاں
ظاہر کی نظر کو بند کر لو اگر
دل کی نظر کھل جاتی ہے وہاں
اب اٹھاؤ نظر اور دیکھو جدھر
خالق کائنات نظر آئیں وہاں

تیرے عشق کے سمندر میں غوطہ لگاؤں گا

بڑے انمول موتی تیری معرفت کے میں پاؤں گا
تیری یاد کو دل میں اس طرح بساؤں گا
پھر کسی اور کو اپنے دل میں نہ پاؤں گا
تیری محبت میں پھروں گا کبھی ادھر کبھی اُدھر
تیری یاد میں دیوانہ میں بھی کہلاؤں گا
تیرے گھر کے چکر دن رات لگاتا چلا جاؤں گا
عرفات کے میدان میں ملاقات کر کے آؤں گا
جاؤں گا مزدلفہ تیرا مہمان میں کہلاؤں گا
تیری مہمانی کا بھرپور لطف بھی اٹھاؤں گا
تیرے دوست کو دوست دشمن کو دشمن بناؤں گا
دشمن کو پتھر مار کر محبت کا اعلان کرواؤں گا
منڈوا کے بال اس عہد کو پھر دھراؤں گا
تیرے رستے میں اک دن گردن کٹواؤں گا

تیرے عشق میں روتے روتے شام کر دوں

تیری یاد میں یونہی زندگی تمام کر دوں
میری راتوں میں اندھیرا ہو نہیں سکتا
راتوں میں تیری یاد سے اجالا کر دوں
تیرے محبوب کی سنت ہو میرے ہر انگ میں
زندگی کو طریقت میں ان کے فنا کر دوں
ہوں بہت چھوٹا سا دعوے ہیں بڑے بڑے
ان دعووں کو تیری توفیق سے وفا کر دوں
اقرار کرتا ہوں تیری وحدانیت کا اللہ
ڈوب کر تجھ میں باقی سب کا انکار کر دوں

اللہ سے عشق کی منازل کا حال کیا بتائیں

عشق کے رستے کی توفیق وہ خود ہی دلائیں
پہلے کسی عاشق سے عشق کی تعلیم دلوائیں
پھر عشق کو عشق رسول میں تبدیل کروائیں
تپ کے عشق رسول میں کندن جب ہو جائیں
تب جا کے اپنی ذات کے عشق کا مزہ چکھائیں
آخر میں جنون عشق کی سیڑھی چڑھا کر
مقام بقاء عطا کر کے پھر دیدار اپنا کروائیں

میرے اللہ تجھ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں

قابل تو نہیں پر یہ دل پیش کرنا چاہتا ہوں
تیری ذات میں ڈوب کر امر ہونا چاہتا ہوں
اپنے گناہوں سے مغفرت حاصل کرنا چاہتا ہوں
تیرا بندہ ہوں تیری بندگی کرنا چاہتا ہوں
بہتا ہو لہو کہ تیرے رستے میں نکلنا چاہتا ہوں
تیرا سامنا اس حال میں کرنا چاہتا ہوں
پکاروں نہ کسی اور کو اس حال میں مرنا چاہتا ہوں
اک ہی ہے چاہت جو بیان کرنا چاہتا ہوں
جنت کا نہیں آپ کا دیدار کرنا چاہتا ہوں
کروں گا یاد دل سے میں دعا کرنا چاہتا ہوں
حق تو نہیں رکھتا مگر احسان کا معاملہ چاہتا ہوں

اللہ تیرے نام کی گہرائی میں اتر جاؤں گا

تیرے اسم اعظم تک رسائی میں پاؤں گا
ایمان کو رکھوں گا محفوظ جہاں بھی جاؤں گا
دل کو ہر حال میں دنیا کی آلائشوں سے بچاؤں گا
دنیا میں کسی کو تیرے ساتھ نہ ملاؤں گا
تو ہی میرا مالک میرا داتا یہ یقین بناؤں گا
تجھ کو ایسا کروں گا یاد کہ خود کو بھول جاؤں گا
تیری یاد سے خالی ہر دل میں تیری یاد جگاؤں گا
تیرے لیے دنیا کے قید خانے میں قیدی ہو جاؤں گا
ہو جائیں گی خواہشیں فنا تو بقا کا مقام پاؤں گا
اللہ کر دے کرم یہی دعا میں کرتا جاؤں گا
ساتھ ہو تیرا تو کسی بات کا غم نہ میں کھاؤں گا

اللہ تیری یاد کے بغیر دل زندہ نہیں لگتا

پھر بھی کیوں تیری یاد میں مگر دل نہیں لگتا

سنا ہے رب سے ملاقات ہوتی ہے نماز میں بندوں کی
میں کیا کروں میرا عبادت میں مگر دل نہیں لگتا

اللہ تجھے پانے کی خواہش تو میں دل سے کرتا ہوں
خواہش سے عمل میں سفر کروں مگر دل نہیں لگتا

تجھ کو یاد کر کے کبھی دو آنسو میرے بھی نکلتے ہیں
تجھ کو خوب معلوم ہے میرا حال مگر دل نہیں لگتا

تو خود فرماتا ہے کہ میرا ذکر دل کو سکون دیتا ہے
تسبیح تو میں بھی پھیرتا ہوں مگر دل نہیں لگتا

گناہوں کو تیرے ڈر سے کبھی چھوڑ بھی دیتا ہوں
ہر عمل تیری محبت میں کروں مگر دل نہیں لگتا

کیا تو رب ہے بس مقربین کا جو تجھے یاد کرتے ہیں
ایسا تو ہرگز نہیں پھر کیوں میرا مگر دل نہیں لگتا

اب میں تڑپ رہا ہوں خشکی میں مچھلی کی طرح
عافیت سے خود اپنا بنا لے کہ میرا مگر دل نہیں لگتا

رب کی محبت میں غرق ہو جاؤں ایسا

مٹا کے اپنی ہستی کو تیرا ہو جاؤں ایسا
نہ ہو کوئی فکر مجھ کو قبر میں بھی
تجھ سے ملاقات کا شوق پاؤں ایسا
تیری یاد ہو غالب مجھ پر کامران
تیرے سوا کچھ نظر نہ آئے ہو جاؤں ایسا

الٰہی تیری یاد سے غافل نہ ہو جاؤں

یہی ڈر رہتا ہے کہیں کافر نہ ہو جاؤں
جو سانس ہوئی غافل وہ کافر ٹھہری
تیری یاد میں گزریں بس وہ لمحے میں پاؤں
تو مجھ سے راضی ہو جا میرے اللہ
نبی کے رستے پر مجھے چلا میرے اللہ
تو جو اک بار کسی سے راضی ہو جاتا ہے
پھر دیتا ہے توفیق توبہ ناراض نہیں ہوتا ہے
قسمت بدل جاتی ہے ہدایت مل جاتی ہے
اے شہنشاہ اسے تیری ولایت مل جاتی ہے

اللہ تیری غفاری کا طلبگار ہوں

اپنے گناہوں کی تپش سے میں بے حال ہوں
فضل تیرا ہو جائے اگر تو کس بات کا غم
ہوا اگر عدل میرے ساتھ تو میں برباد ہوں
تیری رحمت ہے غالب تیرے غضب پر
رحمان اسی آس پر میں جی رہا ہوں
تو کرتا ہے پیار اپنے بندوں سے بے شمار
معاف کر مجھ کو کہ میں گنہگار ہوں
مسکراتا ہوا جاؤں دنیا سے اس طرح کامران
اللہ ہو راضی اور میں ملنے کا مشتاق ہوں

دنیا میں آرام کی ہر آسائش ہے میسر

قبر کی کشادگی کا بھی کچھ سامان ہونا چاہیے
وہاں ہوں گے ماں باپ نہ بھائی بہن ساتھ
قرآن پڑھا کر کوئی تو وہاں ساتھی ہونا چاہیے
کھڑا ہو جب نماز میں تو یہ منظر ہو نظر میں
دیکھتا ہو تو رب کو اور ان کو سامنے ہونا چاہیے
دنیا میں ہو جائے روح تیری لطیف اس قدر
قبر میں بھی تو نماز کی اجازت ہونا چاہیے
جہنم سے کیا خوف جنت کا کیسا شوق
اللہ سے ہو ملاقات بس یہ تڑپ ہونا چاہیے
میری زندگی میں ہو تیری بندگی کا ایسا اثر
جنت میں بھی تیری بندگی کا لطف ہونا چاہیے

اکیلے ہیں آئے دنیا میں اکیلے ہی جانا

سب مال و متاع دنیا کا دنیا میں رہ جانا
ساتھ جو لے کر جائے گا اس کی فکر کر
زندگی نے کسی نہ کسی طرح گزر ہے جانا
قبر میں ہوں گے سوال تو جواب کیا دے گا
دنیا سے ان سوالوں کی فکر کرتے ہوئے جانا
دکھائی جائے گی جنت بھی جہنم بھی وہاں پر
دونوں جگہیں ہیں موجود سوچ کہاں ہے جانا
ابھی وقت گزرا نہیں تیاری کر لے کامران
ملاقات کے شوق میں خوشی سے دنیا سے جانا

ہر زندہ چیز دی کوئی غذا اے

میرے دل دی وی ایہی صدا اے
میری وی کوئی چاہ اے
دل وچ ہون تے رب آئے

اکھاں نو وکھانا اے نظارے
زباں نوں چکھانا اے چٹخارے
روح نو کیوں پوکھا تڑپانا اے
دل وچ کیوں رب نو نہیں وسانا اے

ویکھ غلطی نہ کریں ہون کوئی
ایہو جیا کم نہ کری ہون کوئی
جیدے نال توڑ نہ نبھے
محبت اودے نال نہ کریں کوئی

لبھ پورے زمانے وچ توں
لبنا نہیں تینوں ہرگز سکوں
ویکھدا کیوں نہیں رب ول توں
جینے دینا اے دل نوں سکوں

جینوں نہ کوئی زوال اے
جیدی نہ کوئی مثال اے
جیدی نہ کوئی ابتدا اے
جیدی نہ کوئی انتہا اے

اودے نال کر توں پیار
اپنے دل نوں دے توں قرار
او ہی اے تیرا حقیقی یار
جینے لانی اے تیری نیّا پار

دردِ دل کے واسطے دنیا میں کوئی ڈھونڈتا رہا

تیری یاد دل میں آنے سے پہلے بھٹکتا رہا
یاد اتری دل میں تو زندگی بھر پھڑکتا رہا
جیسے بسمل کوئی خنجر کے وار سے تڑپتا رہا
تیری یاد میں وقت کچھ اس طرح گزرتا رہا
تیری ملاقات کا شوق دن بدن بڑھتا رہا
موت سے ڈرتے ہیں لوگ اور میں پیار کرتا رہا
یار سے ملاقات کا بہانہ ملے یہ دعا کرتا رہا
دیکھ کر جنازہ کسی کا میں یہ سوچتا رہا
دنیا ہے بے وفا اس سے وفا کیوں ڈھونڈتا رہا
میرے اللہ تجھ سے دنیا میں دل اپنا لگاتا رہا
مرنے کے بعد بھی تو مجھ پر اپنی رحمت کرتا رہا

دردِ دل حاصل کرنے کے لیے دوا چاہتا ہوں

دوا نہیں ہے کافی کہ میں دعا چاہتا ہوں
تیری چاہت میں جیون تیری چاہت میں مروں
اللہ زندگی میں ایسا ہو جانا چاہتا ہوں
تیری ہو جو مرضی وہ میری ہو تمنا
تیری چاہت کا لطف ایسا اٹھانا چاہتا ہوں
کبھی تو ہو یہ حالت میں بھی کہوں کامران
اللہ کی محبت کا عجب اثر پا رہا ہوں

سب کچھ تیری عطا ہے

میرا جو کام چل رہا ہے
فضل تیرا خاص میرے لیے
رحمن ہے احسان کر رہا ہے
کوئی نہیں خوبی بیان کے قابل
بردبار ہے در گزر کر رہا ہے
گناہ میرے زمین و آسمان جتنے
غفار ہے معاف کر رہا ہے
بغیر اخلاص عمل میرے سارے
صمد ہے پردہ پوشی کر رہا ہے
بس اتنا جانتا ہے کامران
اللہ ہے نظام سارا چلا رہا ہے

تیری یاد کو دل میں بسانے کے سہارے جی رہا ہوں

یاد نہ ہو دل میں تو زندگی میں مزہ ہی نہیں
تو جو مل جائے تو مل جائے خدائی ساری
روشنی ہو جائے دل میں تیری یاد سے جو آئے
زندگی تو اک امتحان ہے مجھ پر یا رب
پاس کر دے مجھ کو کہ دیدار تیرا میں پاؤں
پھر نہ ہوش جنت کا نہ حوروں کی پرواہ رہے
تجھ کو دیکھوں جب وہاں تو دیکھتا رہ جاؤں
اگر نہ آئی ہوتی موت کو موت وہاں پر
مر نہ جاتا اسی خوشی میں پھر سے وہاں پر

تیری ذات ہے واحد

تیری ذات ہے احد
صدا یہی میں لگاؤں
دل میں تجھے بساوں

کس نام سے پکاروں
سب نام ہیں پیارے
میری ذات کا سکون
تیری ذات کو پکاروں

تیری بات میں مانوں
اللہ تجھ کو پہچانوں
تیرے احسان کو جانوں
تجھی سے سب مانگوں

اللہ ھو اللہ ھو لا الہ الا ھو

مولا میرے مولا تو لا الہ الا ھو

دل میں ہو تو ہی تو لا الہ الا ھو

میرے چار سو ہر دم تو لا الہ الا ھو

یاد کو دل میں ڈال دے تو لا الہ الا ھو

اندھیروں سے نکال دے تو لا الہ الا ھو

شیطان کے وار سے بچا دے تو لا الہ الا ھو

برائیوں سے جان چھڑا دے تو لا الہ الا ھو

ولیوں سے اپنے ملا دے تو لا الہ الا ھو

دل کو میرے چمکا دے تو لا الہ الا ھو

رستے نبی کے چلا دے تو لا الہ الا ھو

رحمت میں اپنی چھپا دے تو لا الہ الا ھو

قبر کے عذاب سے بچا دے تو لا الہ الا ھو

حشر میں سرخرو کروا دے تو لا الہ الا ھو

جنت بھی دلوا دے تو لا الہ الا ھو
دیدار اپنا کروا دے تو لا الہ الا ھو

میرے اللہ اب تو مجھ کو اپنا بنا لے

غیر سے میرے دل کی جان چھڑا دے
میں محتاج ہوں تیرا ہر دم یا رب
اس محتاجی میں مجھ کو بے نیاز بنا دے

نہیں جینا ہے مجھے اب ایسے نہیں جینا

اگر جینا ہے تو بس تیری محبت میں جینا

محبت کرنے والے زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہیں

مجھے تو تیری محبت میں مر کے اب ہے جینا

عمر جتنی لکھی ہے مجھے گزارنی ہے دنیا میں

رسول اللہ کے اک اک عمل پر عمل کر کے اب جینا

تجھ سے ملاقات کا بھی اک دن متعین ہے میرے اللہ

ملاقات سے پہلے بھی تیری ملاقات کے سرور میں جینا

تیرے عاشق تو قبر میں جا کے آرام کرتے ہیں

مجھے تو قبر میں بھی تیری یاد میں ہے جینا

تمنا زندگی کی بس یہی ہے کہ تجھ سے ہے ملنا

تیرے ملنے کی تیاری کے لیے جینا ہے اگر جینا

یہ سچ ہے کہ تیرا سامنا کرنے کے قابل تو نہیں

اپنے اعتراف گناہ پر تیری معافی کے اعلان سے جینا

میں خوب جانتا ہوں میں نقلی ہوں اصلی ہرگز نہیں
تیری شان کریمی سے نقل پر اصل کا ٹھپا لگوا کے جینا
اللہ میں نالائق اپنی خواہشوں پر شرمندہ بہت ہوں
مجبور ہوں کہ دل چاہتا ہے کہ جینا ہے تو پھر ایسے جینا

عشق عشق کیا کرتا ہے

اگلی منزل کو سر کر تو
ذات میں اس کی ہو جا گم
ہر چیز کی اب نفی کر تو
کیا میری کیا تیری کرتا ہے
فنائیت کو بھی فنا کر تو
اللہ کی معرفت میں آگے بڑھ
لاہوتی میں جا کے لا کر تو
بس کر بس کر کامران تو
فکر اب کسی کی نہ کر تو

مجھے تو نصیب نہیں قلب کی حضوری ابھی تک

اللہ تیری ذات میں فنائیت تک پہنچوں میں کیسے
تیرے خاص بندے پہنچے فناء الفناء تک فضل سے
فناء الفناء سے بقاء تک پہنچوں میں کیسے
اب تو میری بھی ہے یہ خواہش مگر ڈر لگتا ہے
خوف سے تیرے شوق تک پہنچوں میں کیسے
میرے لیے ہے بہت مشکل الہی آسان ہر گز نہیں
تجھ کو کیا مشکل تیرے فضل تک پہنچوں میں کیسے

اللہ دل چاہتا ہے جسم کے ٹکڑے کر دوں

تجھے یاد کرتے کرتے زندگی ختم کر دوں
دیکھ کیا چاہتا ہوں کیا میں پاگل ہوں
تیری رضا مل جائے تو قسم سے کر دوں
تیرے اک بندے کی طرح اب دل کرتا ہے
تجھ کو تجھ سے مانگنے کی دعا کر دوں
یہ دنیا والے کیا سمجھیں گے میری بات
کوئی دل والا ہو تو دل کی بات کر دوں
آخر کب تک تیری یاد میں خون جلاؤں گا
محبت میں اب اس بدن کو راکھ کر دوں
اللہ تو خوب جانتا ہے میرے دل کی بات
توفیق سے ظاہر و باطن کو پاک کر دوں


ألا بذكر الله تطمئن القلوب

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی شان میں گستاخی کرتا ہے

تو زندہ کہاں ہے ابھی مرتا ہے
تجھے قتل کریں گے سر بازار
اس پر جشن منائیں گے ہزار بار

یہ نہ ہو سکا ہم سے اگر
یہ زندگی اک بوجھ سی ہے
جتنی بھی ہو اک روگ سی ہے
آخرت میں بھی سوگ سی ہے

تو کیا سمجھا ہے کہ ہم میں جان نہیں
مسلمانوں کی اب کوئی شان نہیں
بات نبی کی آئے تو دیکھ ان کو
غازی علم دین بننے کو تیار ہیں یہی

وارننگ ہے تیرے لیے اب یہی
گستاخی کا تو سوچے گا اگر کبھی
تیرے ہاتھ پاؤں توڑ دیں گے
تیری سانس کو بھی روک دیں گے

پوچھو نہ یارو عشق کیا ہے

پیشِ نظر محبوب کی رضا ہے
ملتا ہے جن کو بھی رب کائنات
سب ان کے محبوب کا صدقہ ہے

پوچھو نہ یارو کہ جنت کیا ہے

نبی کا شہر ہے اور مسجد قباء ہے
ملے گی ہر نعمت مانگ کے تو دیکھ
نبی کی مسجد کا اور معاملہ کیا ہے
گنبد خضرا کو تو بار بار دیکھ
جنت کا نظارہ نہیں تو اور کیا ہے
نبی کے روضے پہ کھڑا سوچتا ہوں
اصل منظر تو یہ ہے حور عین کیا ہے
گناہوں کو سوچوں تو شرم آئے مجھے
تیری شفاعت کی امید ہے اور کیا ہے
پوچھا جو رب نے کہ پاس کیا ہے
نبی کی محبت ہے اور ساتھ کیا ہے

مدینہ جانے والو سن لو میری صدا

پہنچو جب مدینہ تو کرنا یہ دعا
الہی بلا ان کو جو اب تک نہ آئے یہاں
جو آ گیا اک بار اسے بار بار بلا
زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے یار
دم نکلے مدینہ میں یہی ہے میری پکار
پہنچو جب روضہ رسول پر دوستو
پہنچانا سلام اس عاشق کا بھی دوستو
عرض کرنا میرے لیے محبوب خدا سے
تڑپ رہا ہے اک چاہنے والا آنے کے لیے
حاضری ہو نصیب مجھ غلام کو بھی
سلام پیش کروں تیرے روضے کے قریب
نکلے میرا دم نبی کے شہر میں کامران
دفن ہوں وہاں مدینہ میں تیرے قریب

تیری یاد میں بیگانہ ایسا ہو جاؤں

تیرے روضے پر پھر سے بلایا جاؤں
تیری جالی کو دیکھ کر ٹھنڈک پاؤں
تیرے در پر درود پڑھتا ہوا آؤں
تیرے سامنے دنیا کو نظر سے گراؤں
تیرے دوستوں کو سر آنکھوں پر بٹھاؤں
تیری غلامی کا ایسا تاج پہن کر آؤں
تیری ہر ہر سنت کو عمل میں لاؤں
رہوں میں جہاں بھی ایسا ہو جاؤں
تیری حضوری کا ہر دم مزہ پاؤں
دنیا سے جاتے ہوئے سب کو بتاؤں
مرتے ہوئے تیری محبت کا مزہ پاؤں

نبی کی محبت اثاثہ جان ہے

میرے لیے یہ سارا جہان ہے
عشق کی منزل حشر کا میدان ہے
تیری شفاعت کی امید بھی وہاں ہے
تیری یاد ہے زندگی ورنہ مزہ کیا ہے
دل کا چین مدینے میں پنہاں ہے
روضے پر بلایا جاؤں یہ انتظار ہے
اور کیا میں چاہوں یہ تیرا دربار ہے
گناہوں کی گٹھڑی میرے ساتھ ہے
تحفہ نہ کوئی بھی میرے پاس ہے
شرمندہ ہوں بہت اور آنسوؤں کی جھڑی ہے
زبان پر درود دل میں ندامت بھری ہے
سوچتا کیا ہے در نبی پر کھڑا ہے
دعا کر رب سے کہ واسطہ نبی کا ہے

مجھے یہ یقین ہے اللہ معاف کر رہا ہے
میرے تمام گناہوں کو صاف کر رہا ہے
نبی کی محبت میں ایسا ہی ہوتا ہے
خاموش تو کیا جانے کیا کیا ہوتا ہے

نبی کی محبت مسلمان کے خون میں ہے

ان کو یاد رکھنا تو ہمارے قلوب میں ہے
محبت کرتی ہے بے چین اب میرے دل کو
گنبد خضرا کا تصور پھر خیالوں میں ہے
ان کے دربار میں حاضری کی تمنا نہ پوچھ
انتظار کی حسرت میرے ان آنسوؤں میں ہے
کس طرح کروں سامنا اپنے محبوب کا میں
احساس ندامت سے زندگی شرمندگی میں ہے
ان کے احسانوں کا تذکرہ کیا کروں کامران
کائنات کا ہر ہر ذرہ تو ان کے قرض میں ہے

راه سلوک

علم دین کا اک جہان ہے ان کے پاس

دنیا و آخرت کی راحت کا سامان ہے ان کے پاس

اپنے پیرومرشد کی زندگی کا حال کیا بتاؤں

میری آنکھوں کی ٹھنڈک دل کا قرار ہے ان کے پاس

رہنمائی فرماتے ہیں شریعت و طریقت میں میری

میری ہر الجھن و پریشانی کا حل ہے ان کے پاس

ان کی زبان سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

مرد مومن ہیں قلندری کا خزانہ ہے ان کے پاس

نبی کی سنت پہ چلنا مزاج ہے ان کا

اللہ کی محبت کی چاشنی ہے ان کے پاس

شکل کو دیکھوں تو ایمان تازہ ہو جاتا ہے

ایمان کی حلاوت کا سامان ہے ان کے پاس

اپنے اسلاف کی خوشبو پاتا ہوں ان میں کامران

اس خوشبو کو آگے پہنچانے کا راز ہے ان کے پاس

آ تجھ کو سناؤں حال اس بندہ خدا کا وہ کیسے تھے

دیکھ کر چہرے کو خدا یاد آئے وہ ایسے تھے
صحبت سے ان کی بگڑے دل سنور جاتے تھے
اللہ کی یاد سے خالی دل میں دیے جل جاتے تھے
حکمتوں کے موتی لٹاتے تھے اپنی مجلسوں میں
جھولیاں بھر کے ہر خاص و عام لے جاتے تھے
اللہ کو نہ ماننے والے مناظرے کو آتے تھے
دیکھ کر زندگی ان کی اللہ پر ایمان لاتے تھے
عبادت و ریاضت میں رکھتے تھے ید طولی
بندگی کا قرینہ اپنے احباب کو سکھاتے تھے
تھے مامور اس کام پر اور بھی برگزیدہ بندے
ان بندوں میں بھی مگر مقام ممتاز رکھتے تھے
دل کے بتوں کو توڑ کر دل اللہ سے جڑواتے تھے
محمد اشفاق احمد نام تھا اور اللہ سے ملواتے تھے

کس کس کا حال سنائیں وہ تو چلے گئے

سلسلے کے ہمارے بڑوں کے بڑے چلے گئے
شیخ الہند کی روحانی اولاد سے چلا آ رہا ہے
مطلوب الرحمن عثمانی بھی چھوڑ کر چلے گئے
بیڑا اٹھایا پھر بعد والوں نے کیا شان سے
محمد اشفاق احمد بھی رلا کر چلے گئے
سید ابوالخیر نے بڑھایا جماعت کا حوصلہ
پھر اچانک اک دن خاموشی سے وہ چلے گئے
یامین عثمانی کو اٹھانی پڑھی یہ ذمہ داری
دوستوں سے ملنے کے شوق میں وہ چلے گئے
دو بندوں پر ہے اب ساری جماعت کا بوجھ
ایک ہیں کراچی میں اور ایک آسٹریلیا چلے گئے
میرے مرشد شبیر احمد نے پھر سنبھالا مجھے
اپنے دل کو ان کے قدموں میں لے کر چلے گئے

الٰہی اس چھوٹی سی جماعت کی حفاظت فرما
اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلا جو چلے گئے

دیکھا سڈنی کے پیر کامل کو تو دل سے آئی صدا

اللہ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ اللہ
ان کی مجلس میں ہوتا ہے ان کا پر سوز بیان
اللہ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ اللہ
ان کی مسکراہٹ سے آ جائے دل کو آرام
اللہ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ اللہ
ان کی خاموشی پیدا کر دے دل میں طوفان
اللہ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ اللہ
ان سے محبت کرو گے تو دل کرے گا اقرار
اللہ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ اللہ۔ اللہ اللہ اللہ

اللہ کے ولیوں قطبوں ابدالوں کا حال کیا لکھوں

اللہ کے ان غلاموں کا حال کیا لکھوں
پایا یہ مرتبہ نبی کی محبت میں ڈوب کے
ان کے عشق رسول کا حال کیا لکھوں
شریعت و طریقت میں نبی کی پیروی کی کامل
ان کے نفس کو تابع بنانے کا حال کیا لکھوں
اللہ کے فضل سے قرب کا مزہ پایا ہے
ان کے قرب کی لذت کا حال کیا لکھوں
اللہ نے مخلوق کو بھی ان کے تابع بنایا ہے
ان کی مخلوق سے ہمدردی کا حال کیا لکھوں
اللہ کی معرفت کے مزے خوب بیان کرتے ہیں
ان کے معرفت کے اسرار کا حال کیا لکھوں
دل کے چراغ کو اللہ کی یاد سے کیا خوب جلایا ہے
ان کے چراغ سے چراغ کو جلانے کا حال کیا لکھوں

اک زمانے تک فیض ان کا جاری رہتا ہے
ان کی جگہ دوسرے کے آنے کا حال کیا لکھوں

شکوہ نہیں پریشانی نہیں دکھ نہیں کوئی

راضی ہیں رضا میں اللہ اف نہیں ہے کوئی
مر کے ہوں گے جنت میں اکٹھے یہ ہے یقین
دنیا میں کوئی غم نہ ہو ایسا تو نہیں کوئی

ہر کوئی کیندہ اے اللہ تے رسول نال عشق کراں گا

ذات وچ اوناں دی ڈب کے اوناں دی راہ وچ مراں گا

رستہ عشق دا بڑا اوکھا اے تو کیویں اودے تے چلیں گا

عاشق ہون دا بس شوق اے یا عاشقی کر کے مریں گا

سچا واقعی جے تو ہویا تے لازمی اے کم کریں گا

عشق دے رستے تے چلن واستے استاد سچا تے پکا پھڑیں گا

دل دے ورقے تے جدوں ربڑ رگڑ کے زور نال مٹائے گا

نفس تے تیرے آرے چلا کے تینوں خوب تڑپائے گا

استاد دی رگڑائی توں پریشان ہو کے جیدوں گھبرائیں گا

دل نوں تیرے ایہو جئی کچھ پائے گا کہ تڑپ جائیں گا

ہولی ہولی تینوں سلوک دے رستے تے چلنا سکھائے گا

فیر استاد تینوں اپنی ذات وچ فنا ہونا شروع کروائے گا

فنائیت وچ ایہو جیا معاملہ وی تیرے اوتے آئے گا

نقطہ عروج تے جان توں پہلے نقطہ کفر وچ ڈب جائیں گا

ایتھے ہون تیرے استاد دا اصل کم شروع ہوئے گا

کڈھ کے کفر توں رب تے رسول دی محبت وچ ڈبوئے گا

شیطان دی ساریاں چالاں توں بچا کے لے کے چلے گا

استاد تیرا تینوں رستے تے اپنے نال لے کے چلے گا

تیرے تے رب تے رسول دی ذات دا رنگ ملے گا

فیر تینوں عشق مجازی توں عشق حقیقی وچ لے کے چلے گا

نبی دی ذات توں ہوندیاں ہویا اللہ دی ذات ول کلے گا

پاس ہویا تاں جا کے عاشق ہون دا سرٹیفکیٹ لبھے گا

پا جی ہون گل مکدی مکاو

سو گلاں دی اک گل بتاو
پہنچنا اے جے اللہ تک مینو
کوئی تے راہ سانو سمجھاو
اس ذات نوں پان توں پہلے
نبی دی ذات وچ ڈوب جاو
ڈوب کے نبی دی ذات وچ
رستہ اللہ دی ذات دا پاو

ناسوتی میں کیا خوب اڑ کے دکھاتے ہیں

ضروری نہیں اللہ کے ولی بھی ہو جاتے ہیں
ظاہر میں سنت کا شائبہ نہیں ان میں
باتیں مگر لبھانے والی کرتے جاتے ہیں
سنتے ہیں جو لوگ باتیں مزے کے لیے
راتوں رات ان کو شیطان سے ملوا جاتے ہیں
رسائی نہیں جن کی عالم ملکوتی تک بھی
وہ اب خود کو طائر لاہوتی کہلاواتے ہیں
مرغوب نہ ہونا اس طرح کسی سے کبھی
ایسے لوگ تو ہر گلی کی نکڑ پہ مل جاتے ہیں
خواہش ہو ملنے کی اللہ والوں سے کبھی
یاد کرو اللہ کو کہ وہی ان سے ملواتے ہیں
دیکھو گے تو اللہ کی اطاعت نظر آئے گی
بولیں گے تو نبی کے فرمان یاد آتے ہیں

رکھتے ہیں چھپا کے اپنے آپ کو اس طرح
گھر والے بھی ان کو پہچان نہیں پاتے ہیں
ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں محبت میں اللہ کی
اللہ سے محبت کی آگ دل میں لگا جاتے ہیں
جڑا رہ اللہ والوں سے اسی طرح کامران
اپنی ہمراہی میں ڈوبنے والے کو بچا جاتے ہیں

اللہ کی ولایت انسان کو کیا دیتی ہے

اللہ کی معرفت کے اسرار سمجھا دیتی ہے

نہ جینے کی تمنا نہ موت کی خواہش دیتی ہے

اللہ کی رضا پہ راضی رہنا سکھا دیتی ہے

فقیری میں بھی بادشاہت کا مزہ دیتی ہے

طاقت کے باوجود معاف کرنے کا حوصلہ دیتی ہے

اللہ والوں سے دشمنی کی کوشش نہ کرنا کامران

اللہ کے غضب کا کوڑا بھی لگوا دیتی ہے

حقیقت حال

وہ یار غار اور نبی سے بے انتہا پیار ہے

خود وہ صدیق اور نبی کا جانثار ہے
سب سے پہلے ایمان لایا اور نبی کو دل میں بسایا
خرچ کیا اپنا سب مال اور نبی کا دلدار ہے
بیٹی نبی کی زوجہ اور گھرانہ سسرال ہے
قربانیوں کا نہ کوئی شمار اور بہت باوقار ہے
دنیا میں نبی کے ساتھ اور ان کا ہمراز تھا
تعلق بہت ہی خاص اور روضے میں بھی برقرار ہے
ختم نبوت کا پہلا سپہ سالار اور نبی کا وفادار ہے
مسلمانوں کا سردار اور امت میں اعلیٰ کردار ہے

وہ عمر ابن الخطاب ہے

نبی کے دل کی مراد ہے
نبی تو نہیں ہے مگر
نبیوں جیسا کردار ہے
کفر کی کمر کو توڑا
وہ اکیلا لشکر جرار ہے
رعب ان کا ایسا ہے
شیطان بھی ڈرتا ہے
اسلام پھیلا تیزی سے
یہ ان کا کارنامہ ہے

ظلم کے خلاف جو ڈٹ گیا

نبی کی آن پہ جو کٹ گیا
جھکانا چاہتے تھے اس کو
تمام تکلیفوں سے جو لڑ گیا
دے کے اپنے کنبے کا خون
نانا کے دین کی لاج رکھ گیا
چڑھوا کے نیزے پہ اپنا سر
امت کے سر کو بلند کر گیا
اس کو مٹانے والے مٹ گئے
وہ دلوں کا حکمران بن گیا
قربانی جس کی یاد رہے گی
حسین ابن علی وہ کام کر گیا

مسلمانوں کی وہ ماں ہے

نبی کی پیاری زوجہ ہے
منافقوں کا جو امتحان ہے
حضرت ابوبکر کی وہ جان ہے

عائشہ بنت ابوبکر نے یہ کام کیا
امت پہ جس نے یہ احسان کیا
نبی کی خاص باتوں کو عام کیا
عورتوں کے مسئلوں کو آسان کیا

عورتوں میں وہ بڑی فقیہہ ہے
اس امت کی وہ مسیحا ہے
کیا استفادہ جن سے صحابہ نے
ایسی بڑی وہ عالمہ ہے

منافقوں نے جب الزام دیا
ان کے کردار پہ سوال کیا
اللہ نے بھی پھر اعلان کیا
عظمت کو قرآن نے بیان کیا

رہتی دنیا تک دنیا تلاوت کرے گی
ان کے اعلیٰ کردار کی گواہی دے گی
جو اٹھائے گا انگلی ان کی طرف
دنیا و آخرت میں رسوائی اس کی ہو گی

اللہ یہ دعا ہے تجھ سے میری
میری بیٹیوں کی نسبت ان سے ہو گی
جنت میں بیٹیاں میری ان کی خادمائیں ہوں
اس سے بڑی خوشی اور کیا ہو گی

بحیثیت امت آپ سے بہت شرمندہ ہیں

اللہ کے محبوب قسم سے بہت شرمندہ ہیں
آپ کے پیارے فرمودات سے منہ موڑ کر
خود کو عاشق رسول سمجھنے پر بہت شرمندہ ہیں
اپنا بھی قصور اپنے پیشواؤں کے سر تھوپ کر
خود کو بری الذمہ سمجھنے پر بہت شرمندہ ہیں
رب کی ناراضگی کا اندازہ نہیں کر پا رہے
آپ کے روضہ پر اپنی بے پروائی سے بہت شرمندہ ہیں
روضہ رسول پر ادب کی انتہا چاہیے تھی
سوءِ ادب پر اے میرے محبوب بہت شرمندہ ہیں
آپ کی ذات با برکت کی رحمت کا کنارہ نہیں
ڈر ہے اللہ نہ دھتکار دیں ہم بہت شرمندہ ہیں
اے اللہ کے محبوب امت بے ادب نہیں نادان ہے
آپ سے معافی طلب کرتے ہیں اور بہت شرمندہ ہیں

ماں اک رشتہ ہے یا ٹھنڈک کا احساس ہے

مہکتی خوشبو ہے یا صدیوں کا ساتھ ہے
دل کا چین ہے یا دل کی آواز ہے
اک پھول ہے یا بہار کا انداز ہے
چمن ہے خود یا چمن کی نگہبان ہے
کرتی ہے محبت یا محبت کا اختتام ہے
زخمی دل کی مرہم ہے یا دل کی غم خوار ہے
آغوش ہے جس کی میٹھی یا پورا سنسار ہے
شفقت ہے عجیب یا موتی کوئی نایاب ہے
قدموں میں ہے جنت یا جنت اسکا نام ہے
وہ ہے اک عظیم ہستی یا میرے لیے ڈھال ہے
محبت ہے بے لوث یا احسان اس کا کمال ہے
نہیں کر سکتا اس کے حق کو ادا جانتا ہوں کامران
اللہ کر مدد اس کی تو کہ یہی اس کا انعام ہے

دل میں میرے یہ تیری یاد آئی ہے

لگتا ہے قبر میں تو نے لی انگڑائی ہے
تیری محبت کو یاد کر کے روتا ہوں
تیری موت نے دل میں آگ لگائی ہے
تیری شفقت میں گزرے دنوں کی یاد
اک چھاپ کی طرح دل پہ چھائی ہے
تیرے لیے میرا اللہ سے یہی گمان ہے
اس نے ضرور تیری مغفرت فرمائی ہے
اے میری ماں آج تو بہت یاد آئی ہے
چھوڑ کر چلی گئی یہ بے وفائی ہے

اللہ آپ نے بیٹیوں کو کیا خوب بنایا

دیکھ کر جن کو آنکھوں نے سکون پایا
حیا دار ہیں اور پردے میں ان کو چھپایا
کیا خوب گہنے قدرت نے پہنا کے سجایا
معصوم ہے باوفا ہے بیٹیوں کی محبت
اس محبت کو ماں باپ کے دل میں کھلایا
ماں باپ کی عزت ہیں ان کا غرور ہیں
بیٹیوں نے ماں باپ کے وقار کو بڑھایا
فاطمۃ الزہراء کی کنیزیں ہیں ہماری بیٹیاں
اُن کے کردار کے آنچل کا اِن پر سایہ
ہمارے نبی نے اٹھ کر تعظیم کی بیٹیوں کی
تمام ماں باپ کو بیٹیوں کی حرمت کا بتایا

بہن بھائی کے لیے دعا کرتی ہے

زندگی بھر بھائی سے وفا کرتی ہے
بڑی بہن تو خاص رحمت ہے خدا کی
ماں کے بعد پُر ماں کا خلا کرتی ہے
چھوٹی بہن بھائی کے دل کا ٹکڑا ہے
باپ کی طرح بھائی سے نخرہ کرتی ہے
عجیب رشتہ بنایا ہے اللہ نے بہن کا
بہن بھائی کے غم کا مداوا کرتی ہے
جس کی کوئی بہن نہیں اس کو کیا پتا
بہن بھائی پر جان بھی فدا کرتی ہے

تھانوی رنگ کو لے کر پاکستان آیا

پہلے مفتی اعظم کا لقب اس نے پایا
فرزند بھی اللہ نے ان کو عظیم عطا کیے
مفتی رفیع، مفتی تقی جیسے ستارے عطا کیے
علم کے سمندر تو اور بھی ہیں زمانے میں
حلم بھی عطا کیا ان کے خانوادے میں
میں ان سے ملا تو نہیں مگر جانتا ہوں
ان کو معارف قرآن سے میں پہچانتا ہوں
الٰہی مفتی شفیع عثمانی کے درجات کو بلند فرما
ان کی اولاد کی زندگی میں برکت عطا فرما

عثمانی خاندان کا وہ چشم و چراغ ہے

دیوبند کے فیض سے پروان چڑھا باغ ہے
عظیم باپ کی روایات اپنائے موجود ہے
پاکستان کی نیک نامی کا منہ بولتا ثبوت ہے
علم کے خزانے کی وہ ایسی کان ہے
بانٹتا چلا جائے کیسی اس کی شان ہے
سادگی ان کی ایسی کہ دل موہ لیتا ہے
گفتگو کرے جب تو سارا عالم سنتا ہے
عمر میں ہو خوب برکت یہ میری دعا ہے
یہ دیوانہ تو ان سے غائبانہ محبت کرتا ہے
ان کی تعریف اے ناسمجھ تو کیا کرتا ہے
مفتی تقی عثمانی اللہ کا فرمابردار بندہ ہے

وہ آسمان پر انتہائی چمکتا ہوا ستارہ تھا

منزل دکھاتے دکھاتے جو اک دن بجھ گیا تھا
مخلوق خدا کے کام آنا ہر دم اس کا کام تھا
نیکی کر کے بھول جانا اس کے لیے کتنا آسان تھا
سوچ اس کی یہی تھی ہر ایک کے دکھ کا مداوا ہو
خود تکلیف سہتا مگر اوروں کی راحت کا سامان تھا
دنیا سے گیا تو یہ راز کھلا کہ کتنوں کا سہارا تھا
اپنوں کو تو چھوڑو وہ تو غیروں کا بھی آسرا تھا
میرا دوست شہید ہو کے خود زندگی پا گیا تھا
مولانا اسد بلال دنیا چھوڑ کے سب کو رلا گیا تھا

آؤ بچوں تم کو بتائیں ہیرو کون ہمارے ہیں

نبی پاک کے سب ساتھی ہمارے نبی کو پیارے ہیں
وہ تمام ہی رول ماڈل ہیں اور کمال کردار والے ہیں
جس کو بھی فالو کروگے دنیا و آخرت تمھارے ہیں
پیارے بنی کی پیاری باتیں عمل سے ہم کو بتائیں ہیں
قربانی کی مثالیں قائم کر کے دنیا کو دکھلائیں ہیں
ایثار ان کی گھٹی میں تھامرتے ہوئے بھی کرتے ہیں
اوروں کے حق کو ادا کرتے زندگیاں گزاریں ہیں
صحابہ کی سیرت کوروزانہ پڑھنے کامزاج بناتے ہیں
ان کی باتوں کو اپنے حلقوں میں خوب پھیلاتے ہیں
آؤ سب مل کر ان کے کردار کو اپناتے ہیں
دنیا کو پھر سے امن کا گہوارہ بناتے ہیں

عشق میں ڈوبا ہوں میں اور حیران ہیں لوگ

سمجھ نہیں آتی ان کو اور پریشان ہیں لوگ
میری ہر بات میں ہوتا ہے اللہ تیرا نام
اس بات کو برداشت نہیں کر پاتے ہیں لوگ
میرا ہر کام ہو تیرے لیے میرے اللہ
تیرے کام پر بہت ڈانٹتے ہیں لوگ
تیری راہ پر چلنا اتنا سہل تو نہیں
تیری راہ سے ہٹانے آ جاتے ہیں لوگ
تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں
مدد ہو ساتھ تو کچھ نہ کر پائیں گے لوگ
جس نے کی محبت کسی بھی زمانے میں
دشمن ہو جاتے ہیں اسی زمانے کے لوگ
یہ دستور ہے ازل سے ابد تک کا دوست
جب نہ ہوں گے ہم تو ڈھونڈیں گے لوگ

اخلاص سے کچھ ایسا کام لے مجھ سے یا رب
رہتی دنیا تک جس سے فائدہ اٹھائیں گے لوگ

نہ جنت کے شوق سے کروں

نہ جہنم کے خوف سے کروں
تیری عبادت ذوق سے کروں
زندگی کا تقابل موت سے کروں

کیسا وقت آگیا ہے ہم پر آج کل دیکھتے نہیں

انفارمیشن ہے ہر وقت موجود پر علم نہیں
ایسا علم اب کیوں ملتا نہیں آسانی سے کہیں
عمل میں آئے بغیر جس کے چین ملتا نہیں
نستعلیق باتیں سننے کو ملتی ہیں اب ہر طرف
دل میں جو اترے ایسی بات اب ملتی نہیں
ہر طرف تبصرہ ہوتا ہے دین کے اصولوں پر
نبی کی تعلیمات پر عمل کریں یہ مزاج نہیں
ایسے لوگ کہاں جو سیکھتے تھے ادب بڑوں سے
یہاں تو ہیں سب بڑے چھوٹا تو اب کوئی نہیں
ہاں ہاں لفاظی تو خوب آتی ہے تجھے کامران
آتا ہے تجھ کو سب کچھ مگر شرم آتی نہیں

رمضان نے آنا ہے ڈھیروں برکات ساتھ لانا ہے

نیکیوں میں آگے بڑھنے کا جذبہ بنانا ہے
شیاطین کو قید کروا کے احسان کیا ہم پر
سنتوں پہ عمل کرنے کا مزاج بنانا ہے
نفس کو اپنے کچل لو اسی مہینے میں
باہر سے ساری کمک کا راستہ رکوانا ہے
رحمت برس رہی ہے بارش کی طرح
نہا کر اس میں روح کو پاکیزہ بنانا ہے
مغفرت ہو رہی ہے ہم سیاہ کاروں کی بھی
اللہ سے ہر حال میں اب مغفرت کرانا ہے
جہنم سے آزادی کی بنی ہے اب فضاء ایسی
اپنی جہنم کو اسی مہینے میں بجھانا ہے
ہو جائیں گے جب پاکیزہ اندر باہر سے کامران
گیارہ مہینوں میں اپنی پاکیزگی کو بچانا ہے

دعٰوی تو دیکھ کیا کرتا ہے

شکل دیکھ شرم سے ڈوب کیوں نہ مرتا ہے
زندگی میں تیری کتنی سنتیں نہیں
پھر بھی یہ کہتا ہے محبت کرتا ہے
سچے عاشقوں کو کہنے کی حاجت نہیں ہوتی
انہیں دیکھ کے غلام ہونے کو دل کرتا ہے
ان کی زندگی کا اک اک پہلو
نبی کی سنت ہے ان پہ مرتا ہے
ان کا انداز ہی الگ ہے نرالا ہے
ساری دنیا کو ٹھوکر پہ مارا ہے
ہوتے ہیں دنیا میں پر دل نہیں ہوتا
دل تو یار پہ قربان کر ڈالا ہے
کرتے ہیں روز اپنی خواہشوں کا خون
اپنی جنونیت پہ ناز ان کو ہوتا ہے

سچی بات ایسی ہی کڑوی ہوتی ہے
ان کا جینے کا مقصد ہی جدا ہوتا ہے
دور سے آئیں تو پہچان لوں کامران
ان کی ہر ادا میں نبی کا فرمان ہوتا ہے

اللہ کے حکموں کو توڑتا بھی ہے

نبی کی سنت کو چھوڑتا بھی ہے
پیدا ہوا ہے مسلمان گھرانے میں وہ
بس اسی وجہ سے مسلمان ہے وہ

دل میں ہے نور موجود چاہے جیسا بھی ہو بندہ

یاد اللہ کی فطرت ہے چاہے کیسا بھی ہو بندہ
انکار کر کے اللہ کی ذات کا بےوقوف بنتے ہیں
پڑھتی ہے جب مشکل سخت تو اقرار کرتے ہیں
ہوں اگر بیچ سمندر میں اور کوئی کنارہ نہ ہو
دل پکارے گا اسے جس کے علاوہ سہارا نہ ہو
فطرت انسان کی پکارے گی دے کر دہائی جسے
پگلے وہی تو تیرا رب ہے جھٹلاتے تھے جسے
شیطان نے فائدہ اٹھایا کمزوری کا عیاری سے
جھوٹ کو سچ بنا کر دکھایا بڑی مکاری سے
دنیا کی حقیقت کھلے گی تو سکون ملے گا
بھٹکتا کیوں ہے ادھر ادھر رستہ تجھے ملے گا
اے انسان تھوڑی جستجو سے ہی رب مل جاتا ہے
نصیب پر لگا قفل بڑی آسانی سے کھل جاتا ہے

رب کی مرضی جو فیصلہ کرے اپنے بندے کے لیے
چاہے تو ہدایت دے یا حجت تمام کرے اس کے لیے

خدائی لہجے میں بات کرتا ہے وہ بکواس کرتا ہے

انسان کہلانے کے قابل ہی نہیں وہ حیوان لگتا ہے
رب کی اطاعت تو ہے فرض جو ایمان رکھتا ہے
خالق کا نہ ہو جو وفادار کیا وہ مسلمان لگتا ہے

ساری دنیا میں صرف میں پس رہا ہوں

میری ہے یہ خطا کیا میں مسلمان ہوں
دعائیں تو کرتا ہوں دن رات اللہ سے
عمل نہ بھی ہو تو کیا میں مسلمان ہوں
اخلاق سے خالی کردار سے عاری
اخلاص نہ بھی ہو تو کیا میں مسلمان ہوں
یہ ہے میرا حق سب کو کہوں کافر
مسلمانی نہ بھی ہو تو کیا میں مسلمان ہوں
دعٰوی ہے خدا اور رسول کی محبت کا
اطاعت نہ بھی ہو تو کیا میں مسلمان ہوں
سب امتوں کی برائیاں ہیں مجھ میں
سچ نہ بھی بولوں تو کیا میں مسلمان ہوں
اک بات خوب سمجھ لو اے مسلمان
بڑا مشکل ہے یہ کہنا کہ میں مسلمان ہوں

نظام مصطفیٰ لانے کی آواز لگاتے ہیں

اپنے آپ کو مگر بدل نہیں پاتے ہیں
اسلام کے قوانین نافذ کروانا چاہتے ہیں
ہم پر ہوں گے لاگو یہ سوچ کر رک جاتے ہیں
نبی کی یاد کو مناتے ہیں بڑی شان سے
سنتوں کو اپنانا ہو تو بجھ سے جاتے ہیں
احسان کے ان کو جانتے ہیں مانتے ہیں
پھر بھی کفار کی روایات کو اپناتے ہیں
آو آج یہ عہد اپنے آپ سے دہراتے ہیں
بدلتے ہیں زندگی اور سنت کو اپناتے ہیں

دوست کیا بات ہے پریشان کیوں رہتے ہو

کچھ تو بات ہے خوش کیوں نہیں رہتے ہو
دنیا کی مصیبتوں سے گھبراتے ہو کیوں
آخرت کی امید پہ زندہ کیوں نہیں رہتے ہو
اللہ سے دوستی بھی کرنا چاہتے ہو
تو اللہ کو منا کے کیوں نہیں رہتے ہو
شیطان سے ہے دشمنی ازل سے ہماری
اس کو دشمن سمجھ کے کیوں نہیں رہتے ہو
ڈرتے ہو آخرت میں رسوا نہ کر دیا جاؤں
اللہ سے پر امید کیوں نہیں رہتے ہو
آج تک تیرے ہر کام کو بنایا ہے جس نے
پھر اسی رب کو پکارتے کیوں نہیں رہتے ہو
یاد کر اللہ کو کہ وہ دیکھتا ہے سنتا ہے
اس کی رحمت کے سائے میں کیوں نہیں رہتے ہو

اللہ ہو کرم بندے تیرے ہیں ہم

کرتے ہیں دعا غم دنیا ہوں اب کچھ کم
رب مانتے ہیں تجھے اور یہ مانگتے ہیں ہم
کر دے کرم اور پکے مسلمان ہوں جائیں ہم
نفرتیں دلوں کی کچھ تو ہو جائیں کم
تیرے محبوب کی امت کہلائیں ہم
رحمت تیری ہے وسیع واسطہ دیتے ہیں ہم
چلا اس سمت اک ہو جائیں عرب و عجم
تیری ذات کی قسم کرنا تو یہ چاہتے ہیں ہم
کمزور ہیں طاقت لینے آئے ہیں تجھ سے ہم
تو اگر ساتھ نہ دے ہمارا تو کیا ہیں ہم
آخرت تو آخرت دنیا میں بھی رسوا ہیں ہم
رحیم ذات تجھ سے رکھتے ہیں حسن ظن ہم
رسوا نہ کریں گے چاہے ہو جائیں کتنے بھی کم

دے اتنا اپنی محبت کا غم کہ کھو جائیں ہم
دنیا سے ہوں بے نیاز اور سچے عاشق ہو جائیں ہم

اللہ تیرے فضل و کرم کا حساب کوئی نہیں
صحت جو دی ہے اس کا جواب کوئی نہیں
نعمتیں اتنی دیں ہیں کہ شمار کوئی نہیں
اللہ تیرا شکر ہے میرا تو کمال کوئی نہیں

اللہ نے دی زبان پڑھنے کو اپنا قرآن

اللہ کا احسان حق کیسے میں ادا کروں

اللہ نے دیے کان سننے کو نبی کے فرمان

اللہ کا احسان حق کیسے میں ادا کروں

اللہ نے دیا دل حاصل کرنے کو دردِ دل

اللہ کا احسان حق کیسے میں ادا کروں

اللہ نے دیے ہاتھ دینے کو کمزوروں کا ساتھ

اللہ کا احسان حق کیسے میں ادا کروں

قیامت تو اک دن آئے گی

حمل والیوں کے حمل کو گرائے گی
ڈوب رہے ہوں گے لوگ اپنے پسینے میں
طوق پڑے ہوں گے ان کے سینے میں
کھڑے ہوں گے مجرموں کی طرح
اس دن کے انکاری شرمندوں کی طرح
منادی والا کرے گا منادی اس دن
سچا وعدہ رب کا پورا ہوا آج کے دن
گھبرا کے سب بولیں گے وہاں
جو کہا جاتا تھا ہم سے وہ پورا ہوا
ہائے کمبختی کہ اس کو جھٹلاتے تھے
شیطان کی باتوں میں ہم آتے تھے
کاش وہ وقت واپس آجائے
پھر سے ہم کو دنیا میں بھیج دیا جائے

اللہ کے حکموں کو مانیں گے اس طرح
یقین ہے جیسے اب بالکل اس طرح
حکم ہو گا مجرموں اب الگ ہو جاؤ
اب نہ دنیا میں تم بھیجے جاؤ گے
اب ہو گا حساب کتاب سب کا
سب اللہ کے سامنے بلائے جاؤ گے
زبان پر مہر ہو گی اعضاء بولیں گے
تمھاری برائیوں کی کہانی کھولیں گے
سوچیں گے کافر کہ جن کے لیے
یہ سارے گناہ ہم کرتے رہے
وہی اب ہم کو پھنسائیں گے
یہاں پر ہم کو مروائیں گے
اٹھے گی نظر جب دائیں طرف
کچھ لوگ وہاں نظر آئیں گے

جانتے تھے جن کو حقیر ہم
وہ لوگ یہاں کامیاب کہلائیں گے
حسرت ہو گی ایسی کہ بیان نہ ہو
دل کرے گا موت ہو اور جان نہ ہو
نہ مانی دنیا میں اللہ کی تب
طاقت کے نشے میں تھے جب
تھا ہم کو جب اختیار سب
جھٹلا دیا تھا رب کو ہم نے تب
اب رب نے بھی ہم کو بھلا دیا ہے
جہنم کے گڑھے میں ہم کو گرا دیا ہے

دین چھوڑ کے دنیا کما رہا ہوں

دنیا کے رنگ میں رنگا جا رہا ہوں
بننا چاہتا ہوں دو کشتیوں کا مسافر
دونوں سے ہی مگر نکالا جا رہا ہوں
کافروں کو خوش کرتا جا رہا ہوں
بدلے میں صرف ذلت کما رہا ہوں
چھوڑنا نہیں چاہتا اللہ رسول کو
غیروں کے طور طریقے اپنا رہا ہوں
تشہیر کرتا ہوں اپنے دین کی خوب
عمل سارے الٹے ہی کرتا جا رہا ہوں
دعوت دیتا ہوں اسلام میں آنے کی
کردار سے اپنے گمراہ کیے جا رہا ہوں
بس اور کتنا بھٹکوں اس دنیا کے لیے
اب شیطان کو دشمن بنانے جا رہا ہوں

دنیا والوں کو بھلانا چاہتے ہو

دل کو اللہ سے لگانا چاہتے ہو
تو پھر ہو جاؤ دنیا سے بے نیاز
دل کو کہو اللہ ہے میرے ساتھ
پکار نہ ہو دل سے تو ہو جاؤ اداس
پھر دیکھو اللہ کا انعام ہو گا خاص
اک دن ایسا بھی ہو گا حضور
پکارتے ہو جس کو آئے گا ضرور
پھر قلب کی حالت کو اپنے دیکھنا
پھر عبادات کو اعمال کو اپنے دیکھنا
تب جا کے پتہ چلے گا ان دیوانوں کا
حال جن کا تھا یاد خدا میں مستانوں سا

دیوانگی کا اس کا عالم تو دیکھئے

دیوانہ دوسروں کو دیوانہ کہتا ہے
دنیا کی حقیقت کا پتا نہیں اس کو
سراب ہے سب کچھ نہ کہ آشیانہ ہے
حقیقت اس کی کیا پوچھتے ہو
نظر جو آتا ہے خواب ہے دھوکہ ہے
اللہ کھول دے حقیقت مجھ پر
ورنہ بندہ تو محتاج ہے بھوکا ہے

زندگی کی چاہ میں موت کو بھلا بیٹھا ہے

کیسا بے وقوف ہے آخرت کو بھلا بیٹھا ہے
کہتا تو ہے خود کو مسلمان مگر یقین نہیں
مرنے کے بعد کی زندگی کو بھلا بیٹھا ہے
مسلمان کو اللہ سے ملنے کی چاہت ہوتی ہے
تو اللہ کی ملاقات کے شوق کو بھلا بیٹھا ہے
اللہ کی کھلی نافرمانیوں پر شرمندہ نہیں
ظلم کر کے اللہ کے عدل کو بھلا بیٹھا ہے
اللہ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے
کیوں اپنے رب سے معافی کو بھلا بیٹھا ہے
حقوق اللہ چھوڑ دیے نجانے کس آس پر
حیرت ہے کہ حقوق العباد کو بھلا بیٹھا ہے
اللہ میرا دل جل رہا ہے یہ لکھتے ہوئے
مسلمان تیرے حکموں کو بھلا بیٹھا ہے

موت سے ڈرتا ہے کیا کر رہا ہے

اے مسلمان تو کیا کر رہا ہے
موت تو تحفہ ہے مومن کے لیے
تو موت کا غم کیوں کر رہا ہے
موت آئے تو بس ایمان پر آئے
اس بات کی فکر کیا کر رہا ہے
اللہ سے محبت کو جانچنا ہے تو دیکھ
دل اللہ کے دیدار کا انتظار کیا کر رہا ہے

دنیا کا عجب جنجالی نظام ہے

کرنے کو ہر دم کام ہی کام ہے
چلنی ہے متوازن چال دنیا میں
اسی کا بس اچھا انجام ہے
نہیں چلنا ہے زمانے کے انداز میں
چلانا ہے زمانے کو اپنے انداز میں
کر کے راضی اللہ کو کریں ہر کام
پھر ہو گا ہر کام میں آرام ہی آرام
ہر کام ہو گا عبادت ہماری
زندگی ہو جائے گی ضیافت ساری
کچھ نادان کہتے ہیں اللہ نہیں ہے
کوئی زندگی مرنے کے بعد نہیں ہے
ہم نے کیے مزے دنیا میں خوب
اللہ والے اس پہ کڑھتے رہے خوب

کوئی ان کو کیسے بتائے
اللہ کی یاد میں کیا ہے مزہ کیسے سمجھائے
جن کو ملتا ہے یہ سرور اللہ اللہ
مست رہتے ہیں وہ ایسے اللہ اللہ
آخرت سے وہ بھی بیگانے ہوتے ہیں
اللہ کو دنیا میں منایا ہوتا ہے ضرور
رہتے ہیں وہ خوش دنیا میں بھی
آخرت میں ہوتا ہے ان کو خاص سرور
دنیا داروں کو کیا ملتا ہے
راحت میں بھی عذاب ملتا ہے
پھول تو ملتا نہیں کانٹے ملتے ہیں
سب کچھ مل کے بھی کچھ نہیں ملتا ہے
دل میں ہوتا ہے ملال ہر وقت
کچھ اور مل جائے تو کیا ہوتا ہے

ان پر کھلے گا جب راز یہ
اللہ والے ہوتے ہیں خاص یہ
تو اپنی گمراہی پہ روئیں گے یہ
سٹپٹائیں گے خوب ادھم مچائیں گے یہ
پھر نہ کام آئے گی کوئی چال ان کی
عقل کھل جائے گی پر نہ ہوگی کسی کام کے ان کی
اللہ والوں کا عجب معاملہ ہے
جنت کا نہیں اللہ کے دیدار کا شوق ہے

زندگی جو دی ہے امانت ہے تیری

کرنی نہیں اب اس میں خیانت کبھی
پیدا کیا تو نے مجھے مسلمان
میرے باپ نے دی میرے کان میں اذان
آیا جب دنیا میں گناہوں سے پاک تھا
اپنے ماں باپ کے لیے اک انعام تھا
کی تربیت انھوں نے کہ گناہوں سے بچنا
ہر حال میں اپنے رب کو راضی رکھنا
بزرگوں سے سنتے تھے تیرے سوا معبود نہیں
پالنے والا ہے بس تو تیرے سوا اور کوئی نہیں
جوان ہوئے تو نکلے دنیا دیکھنے کو ہم
مال کمانے لگے تو بھلانے لگے تجھ کو ہم
بھول گئے کہ رزق تو ہی عطا کرتا ہے
سمجھنے لگے کماتے ہیں زور بازو سے ہم

ظاہری اسباب پہ اب یقین بننے لگا
ماں باپ کی تربیت سے منہ موڑنے لگا
ظاہر میں خوش تھا مگر دل اداس تھا
اسباب ہو کے بھی جیسے کچھ نہ پاس تھا
اک دن ماں کی یاد شدت سے ستانے لگی مجھے
پیاری ماں کی اک بات یاد آنے لگی مجھے
رب کو یاد کرنا جب مشکل کوئی ستائے تجھے
میرے بیٹے پھر رب کی مدد آئے گی تجھے
میں اک ماں ہوں تجھے تکلیف میں دیکھ نہیں سکتی
وہ تو اللہ ہے پھر اس کے فضل کا کیا کہنا
سوچا جب میں نے تو دل میں ندامت پیدا ہوئی
سجدے میں گر گیا اور توفیق توبہ مل گئی مجھے
اچانک ملایا مجھے پھر ایسے انسان سے
گم تھا تیری یاد میں دل میں اجالا کیے

دیکھتے ہی لگا تلاش میری ختم ہوئی
ملائیں گے مجھ کو میرے رب سے یہی
اب تو دل کرتا ہے زندگی ہو جائے ختم
وہاں پر ملیں تیرے دوستوں سے ہم
روح پہنچے سیدھی تیرے دربار میں
ملاقات ہو انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین سے
پھر ہر فکر سے مجھ کو آزاد کر دے
اپنے نبی کے حواریوں کے ساتھ کر دے

تمت بحمد اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ طیبہ

چشتیہ صابریہ قدوسیہ

مزار / قبر مبارک	تاریخ وفات	مشائخ کے نام	نمبر
کراچی ۔ پاکستان	وفات حضرت محمد اشفاق احمد ۱۴۰۶ھ	شبیر احمد (فیض یافتہ حضرت محمد اشفاق احمد رحمہ اللہ)	۱
کراچی ۔ پاکستان	۱۴۳۳ھ	حضرت محمد یامین عثمانی (رحمہ اللہ)	۲
کراچی ۔ پاکستان	۱۳۸۲ھ	حضرت مولانا مطلوب الرحمٰن عثمانی (رحمہ اللہ)	۳
دیوبند ۔ انڈیا گنگوہ۔ انڈیا دیوبند ۔ انڈیا	وفات شیخ الہند ۱۳۳۸ھ وفات حضرت گنگوہی ۱۳۲۳ھ وفات حضرت نانوتوی ۱۲۹۷ھ	حضرت محمود حسن شیخ الہند (فیض یافتہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہم اللہ)	۴
مکہ مکرمہ	۱۳۱۷ھ	حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (رحمہ اللہ)	۵
لاہوری ۔ نزد تھانہ بھون، انڈیا	۱۲۵۹ھ	حضرت میانجی نور محمد (رحمہ اللہ)	۶
پنجتار۔ پاکستان	۱۲۴۶ھ	حضرت حاجی عبدالرحیم شہید (رحمہ اللہ)	۷
امروهہ۔انڈیا	۱۲۲۶ھ	حضرت شاہ عبدالباری (رحمہ اللہ)	۸
امروهہ۔انڈیا	۱۱۹۰ھ	حضرت شاہ عبدالهادی (رحمہ اللہ)	۹
امروهہ۔انڈیا	۱۱۷۲ھ	حضرت شاہ عضد الدین (رحمہ اللہ)	۱۰
امروهہ۔انڈیا		حضرت شیخ محمد مکی (رحمہ اللہ)	۱۱
اکبر آباد۔انڈیا	۱۱۰۷ھ	حضرت شاہ محمدی اکبر آبادی (رحمہ اللہ)	۱۲
الہ آباد۔انڈیا	۱۰۵۸ھ	حضرت شاہ محب اللہ الہ آبادی (رحمہ اللہ)	۱۳
گنگوہ۔ انڈیا	۱۰۴۰ھ	حضرت شاہ ابوسعید نعمانی (رحمہ اللہ)	۱۴
بلخ۔ افغانستان	۱۰۳۵ھ	حضرت شاہ نظام الدین بلخی (رحمہ اللہ)	۱۵
تھانسیر۔ انڈیا	۹۸۹ھ	حضرت شاہ جلال الدین تھانسیری (رحمہ اللہ)	۱۶
گنگوہ	**۹۴۴ھ**	**حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی (رحمہ اللہ)**	۱۷

۱۸	حضرت شیخ محمد (رحمہ اللہ)	۸۹۸ھ	ردولی۔ انڈیا
۱۹	حضرت شیخ احمد عارف (رحمہ اللہ)	۸۸۲ھ	ردولی۔ انڈیا
۲۰	حضرت شیخ احمد عبدالحق (رحمہ اللہ)	۸۳۷ھ	ردولی۔ انڈیا
۲۱	حضرت شاہ جلال الدین کبیر اولیاء (رحمہ اللہ)	۷۶۵ھ	پانی پت۔ انڈیا
۲۲	حضرت شاہ شمس الدین ترک پانی پتی (رحمہ اللہ)	۷۴۱ھ	کلیر۔ انڈیا
۲۳	**حضرت شاہ علاؤالدین غنی احمد صابری کلیری (رحمہ اللہ)**	**۶۹۰ھ**	**کلیر۔ انڈیا**
۲۴	حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج (رحمہ اللہ)	۶۶۸ھ	پاک پٹن۔ پاکستان
۲۵	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (رحمہ اللہ)	۶۳۳ھ	دہلی۔ انڈیا
۲۶	**حضرت شاہ معین الدین چشتی اجمیری (رحمہ اللہ)**	**۶۳۲ھ**	**اجمیر۔ انڈیا**
۲۷	حضرت خواجہ عثمان ھارونی (رحمہ اللہ)	۵۹۷ھ	مکہ مکرمہ
۲۸	حضرت شاہ شریف زندنی (رحمہ اللہ)	۵۸۴ھ	شام
۲۹	حضرت خواجہ مودود چشتی (رحمہ اللہ)	۵۲۷ھ	چشت (ہرات)۔ افغانستان
۳۰	حضرت شاہ ابو یوسف (رحمہ اللہ)	۴۵۹ھ	چشت (ہرات)۔ افغانستان
۳۱	حضرت شاہ ابو محمد (رحمہ اللہ)	۴۱۱ھ	چشت (ہرات)۔ افغانستان
۳۲	حضرت شاہ احمد ابدال چشتی (رحمہ اللہ)	۳۵۵ھ	چشت (ہرات)۔ افغانستان
۳۳	حضرت شیخ ابو اسحاق شامی (رحمہ اللہ)	۳۲۹ھ	عکہ (شام)
۳۴	حضرت خواجہ ممشاد علوی (رحمہ اللہ)	۲۹۸ھ	دینور (بغداد)
۳۵	حضرت شاہ ابو ھُبیرہ بصری (رحمہ اللہ)	۲۸۷ھ	بصرہ
۳۶	حضرت شیخ حذیفہ مرعشی (رحمہ اللہ)	۲۰۲ھ / ۲۷۹ھ (عمر ۱۲۰ سال)	
۳۷	حضرت شیخ سلطان ابراھیم بن ادھم (رحمہ اللہ)	۱۶۲ھ	شام
۳۸	حضرت شاہ فُضیل بن عیاض (رحمہ اللہ)	۱۸۷ھ	مکہ مکرمہ
۳۹	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید (رحمہ اللہ)	۱۷۶ھ	بصرہ
۴۰	حضرت خواجہ حسن بصری (رحمہ اللہ)	۱۱۰ھ	بصرہ
۴۱	حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ	۴۰ھ	کوفہ
۴۲	**حضرت سیدنا و مولانا رحمۃ للعالمین محمد، خاتم النبیین ﷺ**	۱۱ھ	مدینہ منورہ

محترم ومکرم: السلام علیکم

معرفتِ خداوندی میری عارفانہ کلام پر مشتمل شاعری کی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔

اس کتاب میں لکھا ہر ایک لفظ میرے پیرومرشد حضرت مولانا ڈاکٹر شبیر احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی مجالس میں ان کے اسرارِ معرفت کے بیانات کے کچھ حصوں پر مشتمل ہے۔ بندہ نہ تو باقاعدہ شاعر ہے اور نہ ہی شاعری کے اسرار و رموز سے زیادہ واقفیت رکھتا ہے۔ یہ سب سے پہلے میرے اللہ کا فضل اور پھر میرے پیرومرشد کی مجھ پر باطنی توجہ کا فیض ہے کہ مجھ جیسا نااہل اپنے ہاتھ کی جنبش سے کچھ اشعار لکھ لیتا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ میرے پیرومرشد کو صحت تندرستی اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور مجھ ناچیز کو ان کی دعاؤں اور توجہ میں ہمیشہ شامل فرمائے۔ آمین!

محمد کامران پاشا

مکتبہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ